

## سوال

ہم کچھ نوجوان یورپی ممالک میں دعوت دین کے لیے جارہے ہیں ہماری گزارش ہے کہ آپ ہمیں کچھ پند و نصائح سے نوازیں تا کہ ہم اپنے سفر میں اس سے مستفید ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے -

## پسندیدہ جواب

الحمد لله.

بلاشبہ دعوت الی اللہ واجبات میں سے اہم ترین واجب ہے جو کہ انبیاء و مرسلین اور ان کی اتباع کرنے والے علماء کرام اور دعاة و مصلحین کا طریقہ و راستہ ہے -

اس دعوتی سفر کے ہدف کے استكمال اور ہدف کو پانے کی رغبت رکھتے ہوئے اور آپ کو قیمتی وقت سے استفادہ کے لیے ہم آپ کو مندرجہ ذیل نصیحت کرتے ہیں جس سے آپ اللہ تعالیٰ کے اجر و ثواب کی امید رکھیں :

1 - سری اور علانیہ طور پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اس کا مراقبہ اختیار کریں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

آپ جہاں بھی ہوں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں -

سنن ترمذی حدیث نمبر ( 1910 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح ترمذی ( 1618 ) میں صحیح قرار دیا ہے -

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا ہر چیز کی بلندی اور اس دنیا میں توفیق اور آخرت میں اجر و ثواب کے حصول کا سبب اور قول و عمل میں اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص نیت اور اجر و ثواب کی امید رکھنا ہے -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

( اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق ہی ملتا ہے ) صحیح بخاری حدیث نمبر ( 1 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 3530 ) -

اور تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جو ایک داعی کے دعوتی اعمال میں ممد و معاون ثابت ہوتا اور اس کے عمل کو بابرکت بنا

دیتا ہے ، اوراسی طرح تقویٰ پر چیزکی اونچائی اورتکمیل اوردنیا میں توفیق کا باعث اورآخرت میں اجر وثواب کے حصول کا نسخہ کیمیاء ہے ۔

2 - آپ اپنی کلام ، اورقول وفعل اورکھانے پینے اورسونے جاگنے اورمظہر میں دوسروں کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال پرعمل کرتے ہوئے قدوہ اورنمونہ بنیں ۔

3 - نگاہوں میں شرم و حیاء پیدا کرتے ہوئے اپنی نگاہوں کونیچا رکھنے پرحریص رہیں اورخاص کران ممالک میں جہاں پر بے پردگی و فحاشی سرعام اورکثرت سے پائی جاتی ہے ۔

4 - اپنے عربی لباس پہننے کو ترجیح دیں اس لیے کہ اس میں بہت ساری مصلحتیں پائی جاتی ہیں ، اورانگریزی لباس پہننے کوافضلیت نہ دیں ( اورخاص کرائی شرت اورپینٹ وغیرہ جوکہ ناجائزہے ) اورعربی لباس کے بارہ میں جو یہ کہا جاتا ہے کہ ان ممالک میں عربی لباس پہننا خطرناک ہے ، یہ صرف افواہیں ہیں جن کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ، ہاں یہ ممکن ہے کہ آپ بوقت ضرورت سر سے رومال اورعقال وغیرہ اتار کر صرف ٹوپی پراکتفا کریں ۔

5 - مسواک جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اوراکثرممالک میں بہت ہی نادر ہے اس لیے اکثرمسلمانوں کے ہاں مسواک بہت ہی اچھا اورمحبوب ہدیہ ہے ۔

6 - لباس وغیرہ کے لیے ایک چھوٹا سا سینڈ بیگ لے لیں اس لیے کہ ان ممالک میں سامان گم ہوجانے کا احتمال ہے ، اوراسی طرح کتابیں کارگو کرانے کی مجال زیادہ رکھیں جن کی آپ وہاں پرضرورت محسوس کریں گے ، اوراسی طرح اپنی کرنسی کوڈالروں میں تبدیل کروائیں تا کہ آپ دوران سفر استعمال کرسکیں ۔

7 - سفرکرنے سے قبل ہرقسم کی احتیاطی تدابیراختیارکریں مثلا ان ممالک میں جہاں آپ جارہے ہیں پیہلی ہوئی بیماریوں سے بچاؤ کے انجکشن اورمتعدی بیماریوں کے بچاؤ کی دوائیں استعمال کریں اورپیلے رنگ کا انٹرنیشنل میڈیکل کارڈ بھی حاصل کریں ۔

8 - ضروریات کے سب ایڈریس حاصل کریں مثلا بعض اسلامی اورعربی ممالک کے سفارت خانوں کے ایڈریس ، اوراسی طرح معروف اورثقہ اسلامی مراکز اورتنظیموں وغیرہ کے ایڈریس ۔

ان مسلمانوں سے بچ کررہیں جن کے ذہنوں میں یہ ہوتا ہے کہ آپ ان کا مالی تعاون کرنے آئے ہیں اس لیے کہ مساعده اورشخصی اغراض طلب کرنے کا دروازہ کھل جائے گا ، بلکہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بعض لوگ اس سے یہ سمجھنا شروع کردیں کہ آپ کے پاس بہت زیادہ مقدارمیں مال ہے اوروہ آپ کونقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے ۔

لیکن اس میں کوئی مانع نہیں کہ آپ اپنے ساتھ زکاۃ و خیرات وغیرہ کا مال لے جائیں اور وہاں اس کا یقین کر لینے کے بعد کہ وہ واقعی محتاج اور مستحق ہیں تقسیم کریں لیکن اس میں بھی آپ کورازداری سے کام لینا ہوگا ۔

9 - ایسی بات چیت سے پرہیز کریں جو بلافائدہ اور مالا یعنی سی ہوں ، اور شادی جیسے معاملات سے پرہیز کریں اگرچہ یہ بات چیت از روئے تفنن اور مذاق ہی کیوں نہ ہو ، اور خاص کر ترجمانوں کے ساتھ اس طرح کی بات نہ کریں ، اس لیے کہ اس طرح کے افسوسناک واقعات ہو چکے ہیں کہ کچھ دعاۃ نے اپنے دعوتی سفر کی ابتدا میں ہی شادی کرنے کی جرات کی اور بالآخر اسی سفر کی انتہاء میں معاملہ طلاق تک جا پہنچا ، جس کی بنا پر علماء کرام اور دعاۃ کی شہرت کو نقصان ہوتا اور بیویوں کی اولاد ضائع ہو جاتی ہے ۔

10 - مندرجہ ذیل اشیاء اپنے ساتھ لے لیں :

" پاکٹ سائز قرآن کریم ، بہتر ہے کہ وہ قرآن کریم لیں جس کے حاشیہ پر اسباب نزول اور اور مترجم ہو ۔

" ایک دو عقیدہ کی کتابیں ان میں توحید اور صوفیوں کے طریقوں کے بارہ میں خصوصی کتاب ہونی چاہیے ۔

" ایک دو فقہ العبادت کی کتابیں مثلاً خاص طور پر طہارۃ اور نماز روزہ وغیرہ کی ضرور ہوں ۔

" امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کی ریاض الصالحین جو کہ طہارۃ اور روزوں وغیرہ کے متعلق ایک مکمل مختصر مرجع ہے ۔

" لجنة دائمة ( مستقل فتویٰ اور اسلامی ریسرچ کمیٹی کا فتاویٰ سیٹ )

" آڈیو کیسٹ کے دروس سیٹ تا کہ دوران سفر ان سے استفادہ کیا جاسکے اور خاص کر لمبے سفروں میں گاڑی میں سنانے کے لیے ۔

" نمازوں میں قبلہ کا رخ تعیین کرنے کے لیے قبلہ نما ( کمپاس ) اور ایک عدد الارم ٹائم پیس ، اور بہتر ہے کہ ریکارڈنگ کے لیے ایک چھوٹی سی ٹیپ ریکارڈ خرید لیں تا کہ بوقت ضرورت وہاں کے رہائشی لوگوں کے انٹرویو اور تاثرات ریکارڈ کیے جاسکیں ۔

اور اسی طرح اس کے ذریعے کچھ دعوتی ملاقاتیں بھی ریکارڈ کی جائیں یہ سب کچھ ایک داعی کو اپنے مضمون کی تیاری میں ممدومعاون ثابت ہوتے ہیں اور سوالوں کے جوابات اور اسی طرح اللہ کے حکم سے اوقات کی تنظیم و ترتیب وغیرہ میں بھی تعاون کے لیے استفادہ کیا جاسکتا ہے ۔

11 - دعوت کے فائدہ کے لیے حتی الامکان وقت سے استفادہ کرنے کی کوشش کی جائے اس لیے کہ آپ کا اس ملک

میں زیارتیں کرنا مسلمانوں کے فائدہ میں ہے ، اس لیے جہاں بھی کوئی خیر کا پہلو نظر آئے اور وہاں پہنچنا ممکن ہو تو آپ وہاں فوری طور پر پہنچیں اور اس میں کسی قسم کا تردد اور تذبذب کا شکار نہ ہوں اور یہ سب کچھ آپ وہاں کے مقامی مسئولین اور تنظیمی عہدیداروں سے مل کر ایک پلاننگ کے تحت کریں ۔

12 - کسی بھی موضوع کو پیش کرتے وقت یا کسی مناقشہ وغیرہ میں ضعف علم اور جہل اور مذاہب کے اختلاف کی جانب بھی خیال رکھیں اور یہ پوری کوشش کریں کہ اختلافی مسائل میں جانے سے دور رہا جائے ، شخصیات کو ایک جانب رکھتے ہوئے صرف حق بیان کرنے کی کوشش کریں ۔

13 - منہج دعوت الی اللہ کے اساسی امور میں حکمت ایک عظیم اساس کی حیثیت رکھتی ہے ، اور خاص کر سفری حالات میں ، جو کہ اہداف کی تحقیق میں تدرج اور اولیات کی ترتیب میں مطلوب ہے ، اور اسی طرح مختلف قسم کے لوگوں سے معاملات کرنے میں بھی مطلوب ہے ، یہ بھی حکمت ہی ہے کہ لوگوں کے مقام و مرتبہ کو دیکھتے ہوئے ان کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا جائے

14 - داعی کے سامنے کچھ فقہی سوالات بھی آئیں گے اور خاص کر درس سے فراغت کے بعد توداعی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس طرح کے معاملہ میں میانہ روی سے کام لیتے ہوئے شرعی سوالات کے جواب دلائل کے ساتھ اور اس میں علماء کرام کے اقوال ذکر کرتے ہوئے جواب دے ۔

یا پھر انہیں یہ کہہ دے کہ مجھے اس سوال کے جواب کا علم نہیں ۔ جیسا کہ ایک قول ہے " جس نے یہ کہا کہ مجھے علم نہیں اس نے فتویٰ دیا ۔ اور پھر اس میں بھی کوئی ممانع نہیں کہ سوال کے جواب کو مؤخر کر دیا جائے اور تحقیق کرنے کے بعد جواب دیا جائے ۔

15 - بہتر تو یہ ہے کہ اس دعوتی سفر میں جتنے بھی داعی شریک ہیں وہ باری باری درس کا اہتمام کریں ، ہمارے خیال میں یہ نہیں ہونا چاہئے کہ اس پورے سفر میں ایک شخص کو ہی چن لیا جائے کہ وہی مفتی اور واعظ ہو اگرچہ وہ ان میں سے سب سے زیادہ بھی قدرت رکھتا ہو ۔

اس لیے کہ اس سفر کے اہداف میں یہ چیز شامل ہے کہ دعا کی عملی طور پر تربیت ہو اور وہ دعوت دینے کا طریقہ سیکھ سکیں تو اس طرح کے سفر و وعظ و نصیحت کرنے اور درس دینے کی تربیت کے لیے بہت ہی قیمتی فرصت ہے ، اور پھر خاص طور پر ان بھائیوں کے لیے جو دعوتی کام کرنے میں ہچکچاتے ہیں اور ان کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ اپنے ملک میں رہتے ہوئے یہ کام سرانجام نہیں دے سکتے اس لیے کہ علماء کرام اور طلباء بہت کی بہت بڑی تعداد موجود ہوتی ہے ۔

16 - ان ممالک میں مسلمانوں کی حالت کا تعارف ، وہ اس طرح کہ ان ممالک میں عمومی طور پر اور رسمی

اور غیر رسمی اسلامی تنظیموں کے حالات سے متعارف ہو کر اور اسی طرح ان کے ایڈریس اور ان کی نشاطات کے بارہ میں رپورٹ بنائیں ، اور اسی طرح ان ممالک اور علاقوں میں اہم اور فعال اور معاشرہ میں مؤثر اسلامی شخصیات کا بھی تعارف ہونا چاہیے ۔

اور قدر الامکان ان لوگوں کی زیارت اور ان سے بہتر انداز میں بات چیت کرنی چاہئے تا کہ مسلمانوں اور اسلام کی بھلائی و فائدہ ہو سکے لیکن یہ سب کچھ شرعی ضوابط میں رہتے ہوئے کیا جائے ۔

اور اسی طرح ان علاقوں اور ممالک میں اسلام مخالف قوتوں کی نشاطات اور کوششوں کا بھی تعارف ہونا چاہیئے اور اس پر نظر رکھنی چاہیے ۔

17 - ملاقاتوں اور اسلامی کتب و دروس پر مبنی کیسٹوں وغیرہ کے تحفہ تحائف دے کر دینی اور رسمی اداروں کے درمیان رابطے و تعلقات کی توثیق کریں جو کہ آپ کے دعوتی کام میں ممدومعاون اور اس کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ تاثیر کا باعث بھی بنے گی ۔

آخر میں ہم اللہ تعالیٰ سے توفیق اور درستگی کی دعا کرتے ہیں ۔

والسلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

واللہ اعلم ۔